اردو ہندکو محاورات وضرب الامثال میں اشتراک

حسنین خان پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ
ڈاکٹر نذر عابد صدر شعبہ اردو ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

Abstract

Urdu and Hindko both are the sub-branches of Indo-Arian languages family. As for as linguistic and literary aspects are concerned, there are a lot of similarities in both the languages. In this article the authors have carried out a research study exploring the similarities in idioms and proverbs in the said languages while giving relevant examples from both the languages.

جس طرح نسلِ انسانی مختلف گروہوں، قبیلوں اور خاندانی تقسیم میں بٹی ہوتی ہے اسی طرح تمام زبانیں بھی مختلف خاندانوں اور قبیلوں میں بٹی ہوئی ہیں۔اردو ہندکو دونوں زبانیں ہند آریائی خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور دونوں میں لسانی وادبی مماثلت پائی جاتی ہے۔دونوں زبانوں میں بکثرت محاورات وضرب الامثال ایسی پائی جاتی ہیں جو لسانی وادبی اعتبار سے مشترک ہیں۔

مشترک محاورات

محاورات میں کلموں کے لغوی معنی کے بجائے مجازی معنی مراد لیے جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ قبول عام کی سند اختیار کر لیتے ہیں۔محاورات میں بھی کسی قسم کی تبدیلی مستحسن خیال نہیں کی جاتی۔اسی لیے بامحاورہ گفتگو کو کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔کیونکہ ہر زبان کا اپنا روزمرہ اور محاورہ ہوتا ہے۔

بامحاورہ گفتگو سے یہ مراد ہر گز نہیں کہ گفتگو میں محاورات کا بے دریغ استعمال ہو بلکہ بول چال کا اہل زبان کے روزمرہ کے مطابق ہونا ضروری ہے جسے انگریزی میں idiomatic کہتے ہیں۔روزمرہ اور محاورہ میں فرق یہ ہے کہ روزمرہ کا تعلق حقیقی اور محاورے کا تعلق مجازی معنوں سے ہوتا ہے۔محاورات کے متعلق فرمان فتح پوری لکھتے ہیں:

کان کاٹنا، کان بھرنا، کان کھانا، کان
کا کچا ہونا، کان دھرنا وغیرہ محاورات
ہیں جن کا ان کے اصل معنی سے کوئی
تعلق نہیں۔"(۱)

ہر زبان اپنے اندر محاورات کا ذخیرہ سموئے ہوئے ہوتی ہے اور یہی محاورات اس معاشرے میں زندگی بسر کرنے والے افراد کی اجتماعی اور انفرادی زندگی کے مختلف پہلوئوں کی عکاسی کرتے ہیں۔کسی بھی قوم یا تہذیب کی عکاسی اس کے محاورات اور ثقافت سے ہوتی ہے۔اس متعلق خلیل الرحمٰن لکھتے ہیں۔

"جہاں مختلف زبان بولنے والے
افراد ایک ہی جغرافیائی خطے میں
رہتے ہوں اور ایک ہی طرح کی
زندگی بسر کررہے ہوں وہاں کی
زبانیں بھی ایک دوسرے پر اثر
انداز ہوتی ہیں ۔ معاشرے کے
مختلف لسانی گروہوں کے میل
جول کے نتیجے میں زبان کے

محاورات بھی دوسری زبان میں
داخل ہو جاتے ہیں۔"(۲)

یہی عمل دو بڑی زبانوں اردو اور ہندکو میں واقع پذیر ہوا ہے۔ چنانچہ ہم اس بات کو محسوس کر سکتے ہیں۔ اردو بولنے والے بعض ایسے محاورات بولتے ہیں جو ہندکو محاورات کا لفظی ترجمہ ہوتے ہیں۔ یا پھر کسی معمولی تغیرات کے ساتھ دوسری زبان سے لیے گئے ہوں گے۔ روزمرہ زندگی میں لوگ عام بول چال میں اردو اور ہندکو کے محاورات کس احسن طریقے سے استعمال کرتے ہیں۔ اردو ہندکو میں لفظوں کا محاوراتی استعمال یکساں ہے ۔ یہ محاورات خالص اردو کے ہیں اور ہندکو زبان میں ان کے ترجمے اس طرح کیے گئے ہیں۔ ان محاورات کی چند مثالیں۔

اردو	ہندکو
نام زندہ کرنا	ناں زندہ کرڑاں
ناک کٹنا	نک کپڑاں
غرور تکبر کرنا	خشم اوچی ہونڑاں

اردو	ہندکو
ناک رگڑنا	نک رگڑنا
دل پر پتھر رکھنا	دلاتے بٹار کھنڑاں
دل تنگ ہونا	دل تنگ ہونڑاں
ہاتھ آنا	ہتھ آنڑاں
ہاتھ پاؤں باندھنا	ہتھ پیر بنڑاں
ہاتھ پاؤں مارنا	ہتھ پیر مارنڑاں
ہاتھ خالی رہنا	ہتھ خالی رہنڑاں
نام بھی نہ لینا	ناں بھی نہ کنڑاں
کان کھانا	کن کھانڑاں
ہاتھ کھینچ لینا	ہتھ چھکنڑاں
آنکھ اٹھا کر دیکھنا	اکھ چاکے دیہنڑاں
آنکھ نیچی ہونا	اکھ تلے ہونڑاں
نگاہ بدلنا	اکھ بدلنڑاں
آنکھ پر پردہ پڑنا	اکھ تے پڑدہ پینڑاں
آنکھ پھر جانا	اکھ پھیرنڑاں
آنکھیں دیکھانا	اکھیاں دسنڑاں
آگ لگانا	اگ لانڑاں
آگ برسنا	اگ برسنڑاں

آگے دھر لینا	اگے کر نڑاں
پتھر ہونا	بٹاہو نڑاں
اردو	**ہندکو**
پردہ رہ جانا	پڑدہ رہ جلنڑاں
پیاس لگنا	تیرے لگنڑاں
پاؤں جمانا	پیر جمانڑاں
پاؤں پڑنا	پیراں پینڑاں
پاؤں پر کھڑا ہونا	پیراں تے کھلنڑاں
تارے گننا	تارے گنڑنڑاں
دل ٹھنڈا ہونا	جی ٹھنڈا ہو نڑاں
جی میں رکھنا	دلہ بچ رہنڑاں
سر جوڑنا	سر جوڑ نڑاں
تھوک کے چاٹنا	تھک کے چٹنڑاں

مندرجہ بالا محاورات اردو میں تھے جن کا ترجمہ ہندکو میں کیا گیا تھا مگر ایسا محسوس نہیں ہوتا یہ محاورات اردو کے ہیں ہم ان محاورات کو اردو میں بولیں اردو کے اور ہندکو زبان میں بولیں تو ہندکو زبان کے لگتے ہیں۔یہی دونوں زبانوں کی یکسانیت کا ثبوت ہے۔ان محاورات کو ملاحظہ فرمایئے جو صرف ہندکو کے ہیں اور اردو میں بھی بولے جاتے ہیں ملاحظہ فرمایئے۔

اردو	ہندکو	معنی
گپ مارنا	گپ مارنڑاں	جھوٹ بولنا
گردن نیچی ہونا	گردن نیویں ہونڑاں	شرمندہ ہونا
ایک ایک گھڑی گننا	ہک ہک کہڑی گنڑاں	شدت سے انتظار کرنا
گردن پر چھری چلنا	گردنی تے چھری چلڑاں	حق تلفی ہونا
گردن پر سوار ہونا	گردنی تے سوار ہونڑاں	تقاضا کرنا۔ پیچھے پڑ جانا
گدھے پر کتابیں لادنا	کھوتے تے کتاباں لدڑاں	بے وقوف کو علم پڑھانا

اردو ہندکو میں لاتعداد محاورات ایسے ہیں جو دونوں زبانوں میں مشترک ہیں اور روزمرہ گفتگو کا حصہ بنے ہوئے ہیں چند مثالیں:

ہندکو محاورات	اردو مفہوم
کنڈیاں تے بیٹھیدا ہونڑاں	کانٹوں پر بیٹھا ہوا ہونا
پھاگاڑی دا پھُل ہونڑاں	انجیر ایسا پھل ہے جس کا پھول نہیں ہوتا
چڑی دا ددھ ہونڑاں	چڑیا کا دودھ ہونا
تھکاں نل پراٹھے پکانڑاں	تھوک میں پراٹھے پکانا
ٹھنڈی کر کے کھانڑاں	ٹھنڈی کر کے کھاؤ
دنداں سمیت جمڑاں	دانتوں سمیت پیدا ہونا
سر دا بھار مونڈھیاں اُتے انڑاں	سر کا بوجھ کندھوں پر آنا
لگیدی روزی کو لت مارنڑاں	ہاتھ آئی روزی کو لات مارنا
ہتھ کرنڑاں	کسی سے ہاتھ کرنا۔ کسی کو دھوکا دینا۔

اوپرا اوپرا ہونڑاں	اجنبی نظر آنا
جان گمڑاں	جان گم ہونا۔ تکبر کرنا
جان چھٹڑاں	جان چھوٹ جانا
دل سڑنا	دل جلنا۔ کسی پر ترس کھانا
منہ بڑانڑاں اظہار کرنا	منہ بنالینا۔ ناگواری کا
تہوتیدا پہانڈا ہونڑاں	دُھلا ہوا برتن ہونا۔ بے حیائی سے نسبت دی جاتی ہے
منھ تے کے رہ گیئے	منہ پر کیا رہ گیا
پانڑیاں بچ چھری سہی ہونڑاں	پانی میں چھری نظر آنا

ہندکو محاورات	**اردو مفہوم**
بُھلاں دی سٹ کرنڑاں	پھولوں کی چوٹ یا پھول سے مارنا۔ کسی محبوب سے ملنے والی تکلیف
لہو سُکنڑاں	لہو سوکھنا۔ خون کا خشک ہونا۔ بہت زیادہ پریشان ہونا
اکھیاں تے پٹی بندنڑاں	آنکھوں پر پٹی باندھنا۔ کسی کو کسی معاملے سے بے خبر رکھنا

اپو ٹھی پٹی پڑھالنا	الٹی پٹی پڑھانا۔ گمراہ کرنا
اپو ٹھی چھری نال کو نہڑاں	الٹی چھری سے حلال کرنا۔ یا الٹی چھری پھیرنا
غیرت کھانڑاں	غیرت کھانا۔ کسی بات پر طیش میں آنا یا غیرت جاگ اٹھنا
آندراں موتھاں کو آنڑاں	آنتیں منہ کو آنا۔ یعنی بہت زیادہ تھک جانا یا تکلیف اٹھانا
اگی دے مل بکنڑاں	آگ کے مول بکنا۔ بہت مہنگا ہونا
نکاتے مکھی نہ بینڑاں دینڑاں	ناک پر مکھی نہ بیٹھنے دینا۔ معمولی بات پر غصہ کرنا
گدڑا گدڑی دا بیاہ ہونڑاں	جب دھوپ بھی ہو اور ساتھ بارش بھی ہو اسے گیدڑ کی شادی ہونا
عیدی دا چن ہونڑاں	عید کا چاند ہونا۔ یعنی بہت کم دیکھائی دینا۔ یا مدت کے بعد ملنا
عیدی دا چن چڑھنا	عید کا چاند چڑھنا۔ کوئی خوشی کا واقعہ ہونا
چٹی ہونڑاں	چٹی ہونے کا مطلب کسی سے کسی کا نقصان ہونا

ہر دیگ دا چمچہ ہونڑاں	ہر بات میں دخل دینا۔ یا ہر کسی کی خوشامد کرنا
ہتھ کھلار خڑاں	ہاتھ کھلا رکھنا یعنی سخاوت کرنا
ہتھ تنگ ہونڑاں	ہاتھ تنگ ہونا، غربت
لت کھانڑاں	لات کھانا یعنی نقصان اٹھنا
چھیچی انگلی نال سر کھر کڑاں	چھوٹی انگلی سے سر کھجانا یعنی غرور کرنا
زِمی سٹنڑاں	زمین چھوڑنا یعنی سر کشی اور تکبر کرنا
زِمی تلو راہ کھنڑاں	زمین میں راستہ کرنا ،خفیہ منصوبہ بندی کرنا
ہندکو محاورات	**اردو مفہوم**
سکھاں دے ویلے دا ہونڑاں	سکھوں کے زمانے کا ہونا، قدیم ہونا
اسماناں تے اڈرنا	آسمان میں اڑنا ،یعنی غرور کرنا

اکھیاں توُاُٹھ جلنا	نظروں سے گرنا، بے وقعت ہو جانا
گلاں بیچنڑاں	باتیں بیچنا ،صرف باتیں کرنا
رولانانڑاں	کوئی مسلہ کھڑاکرنا یا تکرار کرنا
پھل ملڑاں	پھل ملنا، محنت کا پھل پانا
پیراں تلوزمی نکلنا	پاؤں تلے سے زمین سرکنا
لک سدھا کرنا	کمر سیدھی کرنا، آرام کرنا
اکھیاں اگے انہیر ہونڑاں	آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاجانا
میٹی بانڑاں	کسی بات پر مٹی ڈالنا ، نظرانداز کرنا

اوپر جتنے محاورات پیش کیے گئے ہیں وہ اردو ہندکو کے باہمی اشتراکات کی جیتی جاگتی دلیلیں ہیں اب وہ محاورات جو اردو سے ہندکو میں ترجمہ ہوئے ہیں مگر دونوں زبانوں میں یکساں معلوم ہوتے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے:

اردو	ہندکو
سارا کام خراب ہو گیا	سارا کم روان ہو گیئے
آزمائش شرط ہے	ازمیحنت شرط اے
میں اس کام میں تھک گیا ہوں	میں اس کماں بچ مچ ہوٹ گیاں
میں تم سے آنے کا وعدہ کرتا ہوں	میں تڑے نال آنڑاں دا وعدہ کرداں
یہ برتن پچک گیا ہے	ایہہ پہانڈا چبہ ہو گیئے
وہ ہمسایوں کی ریس کرتا ہے	اوہ گمانڈیاں نل سیالی کردا اے
اس نے غیروں سے بددعائیں لیں	اس سونڑ غیر باں کولو خیرے کیدے

اردو	ہندکو
میں نے پوچھا لیکن اس نے جواب نہ دیا	میں تپوس کیتا ورے اس جواب نہ دتا

اس کے ساتھ بات مت کرو	اس نل گل نہ کر
آج میں بازار جاؤں گا	اج میں بازارا کو جل ساں
آپ کیا کر رہے ہیں	توسی کے کردے او

یہ بات واضح ہے کے اردو ہندکو دونوں زبانوں میں محاورات میں اشتراک موجود ہے۔اسی طرح ضرب الامثال میں بھی اشتراک پایا جاتا ہے۔

مشترک ضرب الامثال

کہاوتیں اور ضرب الامثال ہماری طویل لسانی روایت کا حصہ ہوتی ہیں۔کم و بیش ہر زبان میں قومی تلمیحات، ماضی کے حقیقی یا فرضی لیکن مسلمہ واقعات اور ثقافتی روایات کے حوالے سے مختصر فقروں اور جملوں میں معنی سمیٹے ہوئے ہوتی ہیں۔روزمرہ محاورہ کی طرح کہاوت میں بھی تحریف گوارا نہیں کی جاتی۔

کہاوتیں دلچسپ، برجستہ، موثر اور برمحل ہوتی ہیں۔ بالعموم انھیں کسی جملے کے آخر میں بطور مثال رقم کیا جاتا ہے۔مثلاً ’’یہ تو وہی مثل ہوئی ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔‘‘

جس طرح ہر زبان میں متضاد و متبائن کلمات کی خاصی تعداد ہوتی ہے ۔اسی طرح ایک ہی معنی کے اظہار کے لیے متعدد کلمات برتے جاتے ہیں ان

ہم معنی کلمات کو مرادفات کہتے ہیں۔ ہر زبان میں مرادفات محدود تعداد میں ملتے ہیں۔

البتہ اردو میں عربی و فارسی اور دیگر زبانوں کی آمیزش کے نتیجے میں مرادفات کی تعداد زیادہ ہے۔تاہم مرادفات صوتی وصوری اعتبار ہی سے نہیں بلکہ مفہوم اور محلِ استعمال کے لحاظ سے نازک اور باریک فرق اور تبدیلی کے غماز ہوتے ہیں۔ مثلاًرنج، غم،افسوس اور تاسف کے مفاہیم میں جو لطیف امتیاز ہے اسے محلِ استعمال کے نتیجے میں محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ضرب الامثال کا استعمال خاص کر ان افعال پر ہوتا ہے۔جو کسی اسم کے ساتھ مل کر اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے ''اتارنا''اتارنا کے حقیقی معنی کسی چیز کو اوپر سے نیچے لانے کے ہیں۔، کپڑوں کو چھت سے نیچے ''اتارنا''ان میں کسی کو بھی محاورہ قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔کیوں کہ ان میں ''اتارنا'' حقیقی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔لیکن اس کے بجائے ''شیشے میں اتارنا''۔''دل میں اتارنا''اسے محاورہ کہتے ہیں۔ کیوں کہ یہاں ''اتارنا''اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے:

> ''مثل ایک جملے میں استعارہ یا کنایہ کے
> طور پر بیان کی جاتی ہے۔اور کبھی ان میں
> گرامر کے نکات کی خلاف ورزی بھی
> ملتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ
> سادہ،رواں اور عام فہم جملے لوگوں
> کے دلوں کی گہرائی میں اتر جاتے

ہیں۔اور عوام انہیں اپنی روزمرہ
گفتگومیں استعمال کرتے ہیں۔"(۳)

ماہر عمرانیات کسی بھی ملک کی کہاوتوں "ضرب الامثال" کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔ کیوں کہ کہاوتیں قدیم سماجی، فکری معاشرتی روابط اور کسی سماج میں رہنے والے اشخاص کے سماجی اقدار کی مظہر ہوتی ہیں۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کہاوتوں کی بنیاد مسلمہ تمثیل یا تلمیح ہوتی ہے۔ جس کو ہم ضرب الامثال کہتے ہیں۔ مثلاً گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں، مرتے کو ماریں شاہ مدار وغیرہ۔

غرض حروف ہوں کہ الفاظ ہوں یا صرف و نحو کے قواعد اور محاورات وغیرہ۔اردو اور ہندکو دونوں زبانیں ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ان کے محاورات اور ضرب الامثال میں بھی گہرے لسانی اشتراکات موجود ہیں۔

ماہر لسانیات کا کہنا ہے کہ اگر زبانوں میں محاورات اور ضرب الامثال ایک جیسے ہوں تو ان کا لسانی رشتہ مزید گہرا ہوتا ہے۔ محاورات اور ضرب الامثال قوموں کی تاریخ اور ان کے تہذیب و تمدن پر روشنی ڈالتے ہیں۔ محاورات دراصل کسی بھی زبان کی جان ہوتے ہیں۔اگر ہم ہندکو اور اُردو کے محاورات کو دیکھیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا آپس میں بہت گہرا رشتہ ہے ۔دونوں زبانوں میں ایک ہی جیسے محاورات اور ضرب الامثال استعمال ہو رہے ہیں اس متعلق ڈاکٹر عطااللہ خان لکھتے ہیں:

"برصغیر پاک وہند اور ایران کے معاشرے میں شاید
ہی ایسا کوئی پہلو ہو جس میں مماثلت موجود نہ ہو۔ان
کے صدیوں پرانے تعلقات نے انہیں شیر وشکر کر دیا

ہے۔اس تہذیبی اشتراک کی بہترین مثال وہ فارسی ضرب
الامثال ہیں جو اردو میں داخل ہو گیے ۔یہ اشتراک قدیم
زمانے سے ہیں۔"(۴)

اردو ہندکو کی لسانی قربت کا اندازہ دونوں زبانوں کے مشترک محاورات اور ضرب الامثال سے بھی لگایا جاسکتا ہے ۔ سینکڑوں محاورات اور ضرب الامثال دونوں زبانوں میں مشترک ہیں۔ محاورات اور ضرب الامثال کا اشتراک صرف لفظی سطح پر نہیں بلکہ ان کے مفاہیم اور استعمال میں بھی اشتراک پایا جاتا ہے۔ مختار علی نیئر نے ہندکو ضرب المثال کو متھلاں کے نام سے جمع کیا۔ وہ متھلاں میں ضرب المثال کو اس طرح لکھتے ہیں:

ہندکو	اردو
"۱۔جیہڑے گرجدین اوو سدے نئیں۔	جو گرجتے ہیں وہ برستے نہیں۔
۲۔جانڑں نہ جانڑں میں تیرا امیمان۔	مان نہ مان میں تیرا مہمان۔
۳۔چھوٹھ دے پیرنی ہوندے۔	جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔
۴۔ خربوزہ خربوزے نوں دیکھ کے رنگ پکڑدیے۔	خربوزہ خربوزے کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔
۵۔دیوے تلے انھیرا۔	چراغ تلے اندھیرا ۔

۶۔ددداددپاڑی داپاڑی۔ دودھ کادودھ

پانی کاپانی۔"(۵)

ڈاکٹر اسماعیل گوہر اپنے مقالہ پی۔ایچ۔ڈی میں ہندکو زبان کو پنجابی زبان سے یکسانیت کی وجہ سے پنجابی گھرانے کی زبان کہتے ہیں۔ساتھ ہی وہ ،ہندکو اور اردو زبان کے ضرب الامثال کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

ہندکو: پورنڑ کوزے آں آخے دو موریا۔

اردو: چھاج بولے تو چھلنی بھی بولے تجھ میں بہتر چھید۔

ہندکو: انھا کیہ منگے دو اکھیاں

اردو: اندھا کیا چاہے دو آنکھیں"۔(۶)

مختار علی نئیر نے ہندکو زبان کے حوالے سے ضرب المثال کو نہایت عمدہ طریقے سے پیش کیا ہے۔چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

ضرب الامثال اردو معنی

اردو: ایک بات ہزار منہ۔

ہندکو: ہک گل ہزار منہ۔ ایک ہی معاملے سے متعلق مختلف آراء ہونا۔

اردو: تندرستی ہزار نعمت ہے۔

ہندکو: تندرستی ہزار نعمت اے۔ صحت منداور تندرست رہنا سب سے بہتر ہے۔

اردو: اندھا گائے بہرا سنے۔

ہندکو: انہاں گاوے ڈورا سنڑیں۔ بے وقوفوں کی محفل۔

اردو: گودڑی میں لعل۔

ہندکو: گودڑی بچ لعل۔ بے ہنروں میں ہنر مند/نالائقوں میں لائق آدمی۔

اردو: اک چپ ہزار سکھ۔

ہندکو: ہک چپ ہزار سکھ۔ خاموش رہنے میں بڑا فائدہ ہے۔

اردو: ایک تھیلی کے چٹے بٹے۔

ہندکو: ہکی تھیلی دے چٹے بٹے۔ سب لوگ ایک ہی طرح کا مزاج رکھتے ہیں۔

اردو: ایک تو چوری اس پر سینہ زوری۔

ہندکو: ہک چوری دووا سینہ زوری۔ غلطی اپنی اور ڈانٹ دوسرے کو۔

اس کے علاوہ ہندکو ادب کے مشہور ادیب سلطان سکون کی مرتب کردہ کتاب سے ہندکو ضرب المثال ملاحظہ فرمائیں:

ہندکو **اردو**

1”۔تاڑی دواں ہتھاں نل بجدی اے۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔

2۔ جیہڑا کرسی اوہ بھرسی۔ جیسا کروگے ویسا بھروگے۔

3۔ کرمزوری تے کھاچوری۔ کرمزدوری تے کھاچوری۔

4۔ہاتھی پھرے گراں گراں جسدا ہاتھی اس داناں۔ ہاتھی پھرے گاوں گاوں جس کا ہاتھی اس کا ناوں۔

5۔اللہ گنجے آں نونھ ای نہ دیوے۔ خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔"(۷)

ماہر عمرانیات کسی بھی زبان کے محاورات اور ضرب الامثال کو بڑی اہمیت دیتے ہیں یہ قدیم سماجی فکر، معاشرتی میل جول اور کسی بھی سماج میں رہنے والے اشخاص کہ مظہر ہوتیں ہیں۔ محاورات کو سمجھنا ہر شخص کے لیے ضروری ہے اس متعلق ڈاکٹر صلاالدین لکھتے ہیں:

"اردو ادب میں روزمرہ، ضرب الامثال، محاورات اور کہاوتوں کا بکثرت استعمال ہوتاہے۔ اگران کے صحیح اور واضح پس منظر اور معانی کادرست علم نہ ہوتو آدمی صحیح مفہوم سے بہت دور بھٹک جاتاہے۔"(۸)

ہندکو محاورات اور ضرب الامثال کا ترجمہ اُردو زبان میں ہونا چاہیے جس سے اُردو دان طبقے کو بہت فائدہ ہوگا اور ہندکو زبان میں رائج محاورات، کہاوتوں اور روزمرہ کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ سلطان سکون نے "کوزے بچ دریا" کے نام سے ہندکو کہاوتوں اور محاوروں کو کتابی شکل میں یکجا کیا ہے۔ دیگر

زبانوں کی طرح ہندکو زبان میں بھی محاورات اور ضرب الامثال کا کثیر تعداد میں ذخیرہ موجود ہے سلطان سکون کتاب کے آغاز میں اس بارے میں لکھتے ہے:

''ضرب المثل اور محاورہ کسی بھی زبان کی تکمیل کے لیے لازم تصور کیے جاتے ہیں جو گفتگو یا تقریر یا تحریر کو موثر اور مختصر بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جہاں کسی بات کی وضاحت و صراحت کے لیے کئی ایک جملوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے وہاں ایک ضرب المثل یا محاورہ معاون بن جاتا ہے دراصل ضرب المثل یا محاورہ انسانی زندگی میں بار بار پیش آنے والے نوع بنوع حالات و واقعات اور گرم و سرد زمانہ کے تجربات و مشاہدات کا جوہر ہوتے ہیں جو بجائے خود حکمت و دانش سے لبریز ہوتے ہیں۔''(۹)

سلطان سکون نے اپنی کتاب ''کوزے نچ دریا'' میں ہندکو ضرب الامثل کو بڑے خوبصورت انداز میں تحریر کیا ہے:

جسدا ہوے پُلسی یار اُساں دُشمن کے پُکار (۱۰)

ترجمہ: جس کا یار، دوست پولیس کا سپاہی ہو اسے کسی اور دشمن کی کیا ضرورت ہے۔

محاورات اور ضرب الامثال معاشرے کا ثقافتی اور لسانی ورثہ ہوتی ہیں ۔ یہ معاشرے کے ثقافتی سماجی اقدار کی مظہر بھی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بہت سے علاقے ایسے ہیں ۔ جہاں ہندکو زبان اور اردو ایک ساتھ بولی جاتی ہیں۔ ایسے علاقوں میں لوگ ثقافتی اور سماجی لحاظ سے ایک دوسرے کے قریب تر ہیں۔ان کی سماجی زندگیوں کا رنگ ڈھنگ ایک ہے۔ان کے مشاغل اور رسم ورواج میں بھی کافی حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔اسی وجہ سے یہاں پر دونوں زبانوں میں کئی محاورات وضرب الامثال ایک جیسی ہیں جو اردو ہندکو اشتراک کی واضح دلیل ہیں۔

حوالہ جات

(۱) ڈاکٹر،فرمان فتح پوری،،اردوزبان وادب،الوقار پبلی کیشن،لاہور،۲۰۰۵ء ص ۹۳۔

(۲) خلیل ارحمان،مقالہ ایم فل،ہزارہ میں پشتو ہندکو کے لسانی روابط،علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،۲۰۰۷ ص ۹۵۔

(۳) زیب انساء علی خان،مہرداد علمداری،مشترک ضرب المثال، مقتدرہ قومی زبان پاکستان، طبع اول،۲۰۰۵، ص ۸۔

(۴) ڈاکٹر، محمد عطااللہ خان،اردواور فارسی کے روابط، کراچی،انجمن ترقی اردو پاکستان،ڈی ۱۵ ابلاک گلشن اقبال،اشاعت اول،۲۰۰۹، ص ۳۱۰۔

(۵) ڈاکٹر،ارشد محمود ناشاد،اطراف تحقیق،بحوالہ،''متملاں''از مختار علی نیرؔ ص ۱۳۲،الفتح پبلشرز راولپنڈی۔ ۲۰۱۲ء

(۶) ڈاکٹر،اسمعیل گوہر،''پشتو، پنجابی اور اردو کے لسانی

اشتراکات''، مقالہ، پی،ایچ،ڈی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،۲۰۰۷، ص ۳۰۴

(۷) ڈاکٹر،ارشد محمود ناشاد،اطراف تحقیق،بحوالہ،''ہندکو ضرب الامثال''،از سلطان سکون، ص ۱۳۲،الفتح پبلشرز راولپنڈی۔ ۲۰۱۲ء

(۸) ڈاکٹر،صلاح الدین،''ضرب الامثال اور محاورات''اظہر پبلشرز ۴ اردو بازار لاہور، ص ۵

(۹) سلطان سکون،''کوزے نچ دریا''مثال پبلشرز،فیصل آباد،۲۰۰۹، ص ۷

(10)ایضاً